سلسلۂ تقاریر الٓمّ

سورۂ مریم

ڈاکٹر اسرار احمد

السلام علیکم! نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ کٓهٰيٰعٓصٓ ۝ ذِكْرُ رَحْمَةِ رَبِّكَ عَبْدَهٗ زَكَرِيَّا ۝ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ نِدَآءً خَفِيًّا ۝ قَالَ رَبِّ اِنِّیْ وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّیْ وَاشْتَعَلَ الرَّاْسُ شَيْبًا وَّلَمْ اَكُنْۢ بِدُعَآئِكَ رَبِّ شَقِيًّا ۝ وَاِنِّیْ خِفْتُ الْمَوَالِیَ مِنْ وَّرَآءِیْ وَكَانَتِ امْرَاَتِیْ عَاقِرًا فَهَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا ۝ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ۔

قرآن حکیم کی دو سورتوں کا آغاز پانچ پانچ حروف مقطعات سے ہوتا ہے۔ ایک سورۂ مریم اور دوسری سورۂ شوریٰ۔ سورۂ مریم مصحف میں سولہویں پارے میں واقع ہے۔ یہ سورۃ ۹۸ آیات اور ۶ رکوعوں پر مشتمل ہے۔ اس کا آغاز ہوتا ہے حروف مقطعات کٓهٰيٰعٓصٓ سے۔ ان حروف کے بارے میں حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ رائے منقول ہے کہ ان میں سے ہر حرف اللہ تعالیٰ کے کسی نام یا اس کی کسی صفت کو ظاہر کر رہا ہے۔ جیسے ک سے کریم، ھ سے ھادی، ع سے علیم، ص سے صادق۔ واللہ اعلم!

اس کی تائید میں ایک اثر بھی ملتا ہے حضرت فاطمہ بنت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہا یہ روایت کرتی ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی دعا میں یہ الفاظ استعمال فرمایا کرتے تھے۔

یا کٓهٰيٰعٓصٓ اغفر لی

اے وہ ہستی جو کٓهٰيٰعٓصٓ ہے میری مغفرت فرما دے ۔۔۔ یہ روایت سنن ابن ماجہ اور سنن دارمی میں موجود ہے مزید برآں علامہ ابن جریر طبری نے بھی اسے نقل کیا ہے۔

اس سورہ کی ابتدائی ۴۰ آیات میں حضرت زکریا، حضرت یحییٰ، حضرت مریمؑ اور حضرت عیسیٰؑ

کا ذکر ہے، اور اس سے اصل مقصود ہے عیسائیوں کے عقیدۂ الوہیت مسیح کی نفی۔ یعنی ان کا یہ عقیدہ کہ حضرت مسیح علیہ السلام خدا کے بیٹے ہیں اور الوہیت میں شامل ہیں۔ اس کی پر زور نفی کے لیے یہاں جو حالات و واقعات بیان ہوئے ہیں ان کا لب لباب یہ ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کی پیدائش اگر معجزانہ طور پر بن باپ کے ہوئی، گویا کہ عام فطری قانون یہاں ٹوٹ گیا، تو اس سے اُن کی اُلوہیت لازم نہیں آتی۔ اس لیے کہ عین ان سے متصلاً قبل حضرت زکریا علیہ السلام کے ہاں بھی حضرت یحییٰ کی جو پیدائش ہوئی تھی وہ بھی عام دنیاوی قاعدے اور قانون کے مطابق عام طبعی قوانین کے تحت نہیں تھی۔ اور وہ یوں کہ حضرت زکریا اور انکی اہلیہ دونوں نہایت ضعیف تھے بہت بوڑھے تھے اور اس پر مستزاد یہ کہ حضرت زکریا کی اہلیہ حضرت یحییٰ کی والدہ تمام عمر بانجھ رہی تھیں۔ ایک بانجھ عورت کے ہاں اور وہ بھی انکے بڑھاپے کی عمر میں اللہ تعالیٰ نے اولاد عطا فرمائی، چنانچہ اس سورۂ مبارکہ میں حضرت یحییٰ علیہ السلام کا ذکر پہلے کیا گیا تاکہ تمہید بن جائے کہ اگر خرقِ عادت ولادت ہی کسی الوہیت کی دلیل ہے تو پھر صرف مسیحؑ ہی کو نہیں حضرت یحییٰ علیہ السلام کو بھی الوہیت میں شامل ماننا پڑے گا۔

اس سلسلہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا وہ کلام بھی نقل ہوا ہے جو انہوں نے اللہ کے حکم سے پنگوڑے میں اپنی والدہ کی برأت کے لیے کیا تھا اس لیے کہ بن باپ کے بیٹے کی پیدائش ظاہر بات ہے کہ کسقدر ایک بڑی بات تھی جو حضرت مریم سلام علیہا کے ساتھ ہوئی۔ قوم نے جب انہیں ملامت کرنی شروع کی۔ يٰٓاُخْتَ هٰرُوْنَ مَا كَانَ اَبُوْكِ امْرَاَ سَوْءٍ وَّمَا كَانَتْ اُمُّكِ بَغِيًّا ۝ کہ اے مریم اتم نے یہ کیا کیا؟ نہ تمہارے والد کوئی بُرے شخص تھے، نہ تمہاری والدہ کوئی آوارہ مزاج خاتون تھیں۔ اس کے جواب میں، جیسا کہ انہیں اشارہ کیا جا چکا تھا کہ تم خاموش رہنا انہوں نے عیسیٰؑ کی طرف اشارہ کر دیا۔

فَاَشَارَتْ اِلَيْهِ ۝ قَالُوْا كَيْفَ نُكَلِّمُ مَنْ كَانَ فِي الْمَهْدِ صَبِيًّا ۝

چنانچہ حضرت مریم سلام علیہا نے اشارہ کر دیا کہ اس سے پوچھو۔ لوگوں نے کہا کہ ہم کیسے کلام کریں اس بچے سے، یہ ابھی پنگھوڑے میں ہے، پالنے میں ہے چھوٹا سا معصوم بچہ ہے۔ لیکن عین اس وقت اللہ تعالیٰ نے معجزانہ طور پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے کہلوایا۔

قَالَ اِنِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ ۔ اٰتٰىنِيَ الْكِتٰبَ وَجَعَلَنِيْ نَبِيًّا ۝ وَّجَعَلَنِيْ مُبٰرَكًا اَيْنَ مَا كُنْتُ وَاَوْصٰنِيْ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ مَا دُمْتُ حَيًّا ۝

"کہا (حضرت عیسیٰ نے) میں اللہ کا بندہ ہوں۔ اُس (اللہ) نے مجھے کتاب عطا کی ہے اور

مجھے نبی بنایا ہے اور مجھے بابرکت بنایا ہے جہاں کہیں بھی ہوں اور اس نے مجھے تاکید کی ہے نماز اور زکوٰۃ کی جب تک میں زندہ ہوں" ذٰلِكَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ یہ ہیں عیسٰی ابن مریم۔ ان کی زندگی اس میں کوئی شک نہیں کہ ان کی زندگی ابتدا تا اختتام، جو بھی ہوتا ہے اس کی کل معجزہ ہی نظر آتی ہے لیکن کوئی بھی معجزہ ہو، درحقیقت وہ قدرت خداوندی سے ظاہر ہوتا ہے کسی کے ہاتھ سے یا کسی کے ذریعے معجزہ ظاہر ہوتا یہ اس شخص کو خدا نہیں بنا دیتا۔ بلکہ درحقیقت معجزہ قدرت خداوندی کا ثبوت ہے۔ اس ضمن میں اس سورۂ مبارکہ کے آخیر میں بہت زجر کا انداز ہے اور بڑی وعید آئی ہے ان لوگوں کے لیے جو خدا کے لیے بیٹا یا بیٹی مانتے ہیں، خدا کے لیے اولاد تسلیم کرتے ہیں۔ اور اس گستاخی پر اللہ تعالیٰ کا غیظ و غضب بڑی شدت کے ساتھ ظاہر ہوا ارشاد ہوتا ہے۔

وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا ۝ لَقَدْ جِئْتُمْ شَيْئًا إِدًّا ۝ تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَتَنْشَقُّ الْأَرْضُ وَتَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا ۝ أَنْ دَعَوْا لِلرَّحْمٰنِ وَلَدًا ۝ وَمَا يَنْبَغِي لِلرَّحْمٰنِ أَنْ يَتَّخِذَ وَلَدًا ۝

انہوں نے کہا رحمٰن نے کسی کو اپنی اولاد بنایا، تم ایک بہت بھاری بات کہہ رہے ہو۔ (بڑی گستاخی کے مرتکب ہو رہے ہو)۔ (یہ ایسی بھاری بات ہے اور اتنی بڑی گستاخی ہے اللہ کی جناب میں کہ) آسمان پھٹ پڑنے کو ہے زمین شق ہونے کو ہے۔ اور پہاڑ گر پڑنے کو ہیں کہ انہوں نے رحمٰن کے لیے اولاد قرار دی، حالانکہ رحمان کے شایان شان ہی نہیں کہ اس کے اولاد ہو۔ حضرت عیسٰی علیہ السلام کے تذکرہ کے بعد اس سورۂ مبارکہ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ذکر ہوتا ہے، اور خاص طور پر ان کا معاملہ جو ان کے والد کے ساتھ پیش آیا۔ تو کیسی دلسوزی کے ساتھ انہوں نے اپنے والد کو دعوت دی"

يٰٓأَبَتِ لِمَ تَعْبُدُ مَا لَا يَسْمَعُ وَلَا يُبْصِرُ وَلَا يُغْنِي عَنْكَ شَيْئًا

"ابا جان کیوں پوجتے ہیں (کیوں پرستش کر رہے ہیں) ان چیزوں کی جو نہ سنتے ہیں نہ بولتے ہیں نہ دیکھتے ہیں اور آپ سے کسی تکلیف کو دور کرنے کی ان کے اندر کوئی قدرت نہیں"

يٰٓأَبَتِ إِنِّي قَدْ جَآءَنِي مِنَ الْعِلْمِ مَا لَمْ يَأْتِكَ

ابا جان! میرے پاس وہ علم حقیقت آیا ہے جو آپ کے پاس نہیں آیا۔ یہی نبوت کی

اصل حقیقت یہ ہے کہ نبی کو جو ذریعۂ علم عطا ہوتا ہے وہ نوعیت کے اعتبار سے مختلف ہوتا ہے ــ چنانچہ فرمایا فَاتَّبِعْنِي پس آپ میرا اتباع کیجئے! میرے پیچھے چلیے، میری پیروی کیجئے۔

اَهْدِكَ صِرَاطًا سَوِيًّا "میں آپ کی رہنمائی کروں گا سیدھی راہ کی جانب"۔ اس قدر دلسوزی کے ساتھ دعوت دینے کے باوجود ________ باپ کا جواب یہ تھا کہ اے ابراہیم کیا تم میرے معبودوں کو چھوڑ رہے ہو؟ کیا تم ان کی تردید کر رہے ہو۔ وَاهْجُرْنِي مَلِيًّا دور ہو جاؤ مجھ سے، میری نگاہوں سے، نکل جاؤ میرے گھر سے۔ چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ہجرت فرمائی اپنے والد کا گھر چھوڑ دیا۔ اللہ تعالیٰ نے پھر انہیں جو مقام و مرتبہ عطا فرمایا، اسکا بھی یہاں تفصیل سے ذکر ہے۔ ان کے علاوہ اس سُورۃ میں حضرت موسیٰؑ کا حضرت اسماعیلؑ کا اور حضرت ادریسؑ کا ذکر ہے، ایک بات جو بڑی پیاری آئی ہے جسکے بین السطور سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اغلباً حضرت جبرئیلؑ سے شکوہ کیا کہ آپ دیر دیر سے آتے ہیں، وقفے وقفے سے آتے ہیں، ہمیں انتظار رہتا ہے، آنحضورؐ کو قرآن مجید سے جو محبت تھی جو شغف تھا اس کی وجہ سے آپؐ چاہتے تھے کہ وحی جلد از جلد نازل ہو۔ لیکن حضرت جبرئیل کی زبان سے جواب دلوایا گیا:

وَمَا نَتَنَزَّلُ اِلَّا بِاَمْرِ رَبِّكَ۔

"ہم نازل نہیں ہو سکتے مگر آپؐ کے رب کے حکم سے"

لَهٗ مَا بَيْنَ اَيْدِيْنَا وَمَا خَلْفَنَا وَمَا بَيْنَ ذٰلِكَ۔

"ہمارے سامنے جو کچھ ہے اسکا اختیار بھی اسی کو ہے، ہمارے پیچھے جو کچھ ہے اس کا اختیار بھی اسی کو ہے، اور ان دونوں کے مابین جو کچھ ہے اسکا مختار مطلق بھی وہی ہے"

وَمَا كَانَ رَبُّكَ نَسِيًّا

"اور آپؐ کا رب بھولنے والا نہیں ہے"۔ یہ تاخیر اور یہ دو نفعہ جو پڑتا ہے وہ کسی نسیان کی بنیاد پر نہیں ہے، یہ حکمت خداوندی پر مبنی ہے ــ اختتام پر قرآن مجید کا ذکر بڑے دلنشین انداز میں آیا ہے۔

فَاِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ۔

"اے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہم نے اس قرآن کو آسان کر دیا ہے۔ آپؐ کی زبان سے"! اس سے مراد حضورؐ کی اپنی زبانِ مبارک بھی ہو سکتی ہے، اور عربی بھی

کہ جو آپؐ کی زبان بھی تھی ۔ فرمایا ہم نے اس کو آسان بنا دیا ہے ایک تو یہ کہ آپؐ کی زبان سے ادا ہو رہا ہے اور دوسرے یہ کہ آپؐ کی زبان میں نازل ہوا ہے۔ اور یہ کیوں نازل ہو رہا ہے!

لِتُبَشِّرَ بِهِ الْمُتَّقِينَ وَتُنْذِرَ بِهِ قَوْمًا لُّدًّا ۝

تاکہ آپؐ اس کے ذریعہ سے اہل تقویٰ یعنی اہل ایمان کو بشارت دیں اور جو جھگڑالو لوگ ہیں، جو انکار کر رہے ہیں، نہیں مان کر دے رہے ہے، ان کو خبردار (WARN) کردیں اور تنبیہہ فرما دیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان لوگوں میں بنائے اور شامل فرمائے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور قرآن حکیم کی بشارتوں کا مصداق اور مستحق قرار پائیں۔

بارک اللہ لی ولکم فی القرآن العظیم
ونفعنی وایاکم بالآیات والذکر الحکیم

*****

طالبان علم قرآن کیلئے ایک خوش کن خبر!

دورہ ترجمۂ قرآن کے کیسٹ

موجودہ رمضان المبارک میں تراویح کے دوران

ڈاکٹر اسرار احمد (امیر تنظیم اسلامی)

نے ہر چار رکعتوں سے قبل ان میں پڑھے جانے والے حصۂ قرآن کا ترجمہ اور آیات اور سورتوں کا باہمی ربط بیان فرمایا جسے C-60 کے ۸۳ جاپانی و پاکستانی کیسٹوں میں محفوظ کر لیا گیا۔ جنکی قیمت علی الترتیب -/۲۰۰۰ اور -/۱۳۰۰ روپے ہے
خواہشمند حضرات اپنے آرڈر جلد بک کروائیں ۔

۱۔ نشر القرآن کیسٹ سیریز ۳۶۔ کے ماڈل ٹاؤن لاہور فون ۸۵۲۲۱۱ / ۸۵۲۲۸۳
۲۔ شائنگ ٹریڈرز، رفیع مینشن بالمقابل آرام باغ کراچی فون ۲۱۴۷۰۹